© rasailojaraid.com

کی مسلم ریاستیں پاکستان کے ساتھ اقتصادی اور ثقافتی تعلقات میں اضافہ چاہتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق پر امن طریقے سے حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے گذشتہ سال صدر اسحاق سے تاشقند میں پاکستانی قونصل خانے کے قیام کی خواہش کا اظہار کیا تھا جس سے صدر اسحاق نے اتفاق کیا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ اس سے پاکستان اور تاشقند کے درمیان تعلقات میں خوشگوار اضافہ ہوگا۔ مفتی صادق نے کہا کہ روسی مسلمان پاکستان کو ایک مسلم طاقت کے طور پر جانتے جس کا اسلامی دنیا میں ایک کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں امن کے قیام کے لیے پاکستان کا اہم حصہ ہوگا۔ امید ہے کہ افغان عوام کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا جلد ہی موقع حاصل ہوگا اور انہیں ووٹ کا حق بھی مل جائے گا۔ افغانستان میں خونریزی کو بند ہوجانا چاہیے۔ مفتی صادق نے پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے بارے میں کہا کہ یہ پروگرام سیاسی، اقتصادی اور سماجی ترقیوں کے ساتھ مشروط ہونا چاہیے۔

مفتی صادق نے کہا کہ مغربی ذرائع ابلاغ نے روسی مسلمانوں کا صحیح موقف نہیں پیش کیا ہے۔ وہ یہ دکھاتے ہیں کہ روسی مسلمان گورباچوف کے خلاف ہیں جبکہ اس کے برخلاف وہ روسی مسلمانوں کے پسندیدہ رہنما ہیں۔ مفتی صادق نے کہا کہ وہ بالٹک ریاستوں کے برخلاف وہ سوویٹ یونین کی سالمیت پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس میں کوئی فرقہ وارانہ تبدیلی نہیں چاہتے۔ (رپورٹ وجیہ احمد صدیقی)

مشرقی ترکستان

مشرقی ترکستان کی آزاد جمہوریہ!

اپریل 1990ء کے اوائل میں چینی مشرقی ترکستان کے جنوبی حصے میں سنگین فسادات پھوٹ پڑے۔ جن میں بڑی تعداد میں لوگ مارے گئے۔ جون 1989ء میں تیان من اسکوائر کے قتل عام کے بعد یہ سب سے بڑی بد امنی تھی۔ ان واقعات کی خبریں اگرچہ تمام اخبارات اور جرائد نے شائع کیں۔ لیکن تفصیلات کسی نے بھی بیان نہیں کیں۔ بغاوت بھڑک اٹھنے کی وجہ ایک مظاہرہ بتائی جاتی ہے۔ جو ارمچی کے مقام پر 13 اپریل 1990ء کو منعقد ہوا۔ اس میں مظاہرہ کرنے والے ایک اویغور مقرر نے "آزاد جمہوریہ مشرقی ترکستان" کے قیام کا مطالبہ کیا۔ مظاہرین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا پولیس کے ساتھ تصادم ہوا۔ لیکن صورتحال کو ہاتھ سے نہ نکلنے دیا گیا۔

تاہم مشرقی ترکستان میں خود مختار علاقے کزلسو کرغیز کے اکٹوڑ جن کے بیرن ٹاؤن شپ میں 15 اپریل 1990 کو مسلح بغاوت پھوٹ پڑی، تقریباً تین ہزار مسلح ترکستانیوں نے پولیس کو غیر مسلح کرنے کے بعد بیرن ٹاؤن شپ کی سرکاری عمارات پر قبضہ کر لیا اور آزاد جمہوریہ مشرقی ترکستان قائم کرنے کے لیے چینی حکومت کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ تیسرے پہر تک بغاوت اس علاقے کے 9 دیگر قصبوں تک پہنچ گئی۔ تین دنوں کے بعد کاشغر میں ایک اور سنگین تنازعہ پیدا ہو گیا۔ جلد ہی ہنگامے ین کینٹ، کرگالک، پسکم، ہوتم، اکسو اور گوجا کے علاقوں تک پھیل گئے۔

چینی حکام نے بغاوت کچلنے کے لیے فوری کارروائی کی۔ مسلح پولیس، ملیشیا کے سپاہی اور پیپلز لبریشن آرمی کے یونٹ ہنگامی بنیادوں پر بیرن روانہ کیے گئے۔ فوجیوں کو ہیلی کاپٹروں اور ٹرانسپورٹ جہازوں کے ذریعے دن بھر روانہ کیا جاتا رہا۔ ارمچی، اکسو، کاشغر، ین کیٹ اور ہوتم کے ہوائی اڈے بند کر دیئے گئے۔

چشم دید گواہوں کے مطابق دونوں جانب بھاری جانی نقصان ہوا، کچھ اطلاعات میں جانی نقصان کا اندازہ سینکڑوں میں بتایا جاتا ہے۔ کچھ مقامات پر مشرقی ترکستانی عوام اور فوج نے ایک دوسرے سے حقیقی جنگ لڑی۔ ترکستانیوں نے اپنی شکاری رائفلوں سمیت ہر میسر ہتھیار فوج کے خلاف استعمال کیا۔ جبکہ چینی فوج نے ٹینک اور بمبار طیارے استعمال کیے۔

آخری چارہ کار کے طور پر 18 اپریل 1990ء کو مارشل لاء لگا دیا گیا۔ لیکن بغاوت پھر بھی مکمل طور پر کچلی نہ جا سکی۔ ابوالقاسم کی قیادت میں تقریباً 2 ہزار ترکستانی پامیر کے نزدیکی پہاڑی علاقوں میں پسپا ہو گئے۔ اور اب وہاں سے اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چینی فوجیوں، مسلح پولیس والوں اور ملائیشیا کے جوانوں کو اکثر حملہ کر کے ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مسلح پولیس کے دستے کا نیا کمانڈر زہوشو (ZHOUYUSHU) ابھی تک ارمچی میں ہے۔ حکام کو ڈر ہے کہ مشرقی ترکستان چین کے لیے دوسرا ٹی شوارا (رومانیہ) نہ بن جائے۔

مشرقی ترکستان کی مقامی یونٹوں کے فوجیوں کو سخت نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ مقامی یونٹوں کو بغاوت سے باز رکھنے کے لیے کسی افسر یا سپاہی کو اپنے گاؤں جانے کی اجازت نہیں دی گئی اور اسلحے پر کڑی نگاہ رکھی گئی باخبر ذرائع کا دعویٰ ہے کہ حالیہ بغاوت مشرقی ترکستان میں اپنی نوعیت کی پہلی بغاوت نہیں ہے۔ 1979ء سے اس علاقے میں متعدد مسلح جھڑپیں ہوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ گلیوں میں مظاہرے عام ہیں۔ روسی وسط ایشیا کی قومی آزادی کی تحریکوں سے متاثر ہو کر مشرقی ترکستان کے اویغور قوم پرستوں نے کھلے عام کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو مشرقی ترکستان کے ترکوں نے چینی حکام کے مخاصمانہ رویّے سے مجبور ہو کر یہ رستہ اختیار کیا ہے۔ ان لوگوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ یا تو وہ ایک تدریجی ادّغام کے ذریعے اپنے قومی وجود کا خاتمہ قبول کر لیں یا پھر اپنے قدرتی تشخص کے لیے جان لیوا جدوجہد کے راستے کو اپنائیں۔ اپنے قومی تشخص کے زیاں کے خطرے نے ان کے قوم پرستانہ جذبات کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ترک عوام نے عہد کیا ہے کہ وہ اپنے قومی اور ثقافتی تشخص کے خلاف کی جانے والی کوششوں کی آخر وقت تک مزاحمت کریں گے۔ انھوں نے اس کے ساتھ چینی حکومت کے غیر منصفانہ اقتدار سے چھٹکارا حاصل کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

روس اور مسلم دنیا

خلیج کے بحران میں روس کا کردار

کویت کے خلاف عراقی جارحیت کے نتیجے میں خلیج کے بحران نے ایسے وقت پر جنم لیا ہے جب روسی سلطنت اقتصادی کساد بازاری کے ایک مشکل دور سے گزر رہی ہے۔ کمیونسٹ اقتصادی نظام کو ترک کر کے آزاد معیشت کو اختیار کرنے کے منصوبے نے کچھ ایسی تباہ کن صورت حال پیدا کر دی ہے کہ کریملن خارجی امور کے لیے زیادہ وقت صرف نہیں کر سکتا۔ جب کہ اس کے اپنے شہری خوراک اور دیگر اشیا کے لیے سرگرداں پھر رہے ہیں۔

بحران نے علاقائی تنازعے کی بجائے ایک بین الاقوامی مسئلے کی صورت اختیار کر لی ہے۔ مغربی ملکوں اور امریکہ کے تعاون کی شدید ضرورت کے پیشِ نظر گورباچیف انتظامیہ نے امریکہ سے تصادم سے بچنے کے لیے اپنے لب و لہجے کو دھیما رکھا ہوا ہے۔ بش انتظامیہ کو بھی کسی اور کے مقابلے میں سوویت یونین کے تعاون کی اس وقت اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ سوویت یونین کا اس علاقے میں اپنے قدیم دوست عراق کے توسط سے ٹھوس اثر و نفوذ پایا جاتا ہے۔ نتیجتاً دونوں بڑی طاقتوں نے ہیلنسکی میں ملاقات کی، جو بین الاقوامی سیاست میں بڑی طاقتوں کے درمیان تعاون کے لیے ایک نیا موڑ ثابت ہوئی۔ اس کے نتیجے میں اس سرد جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کا آغاز 1917ء میں سوویت یونین میں کمیونسٹوں کے برسر اقتدار آنے کے بعد ہوا تھا۔

© rasailojaraid.com